پہلی بات

پیارے بچو! ہندوستان کے تمام اسکولوں میں ۵؍ستمبر کو 'یومِ اساتذہ' منایا جاتا ہے۔ اساتذہ کا کردار ملک کی تعمیر میں بہت اہم قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ اساتذہ ہی بچوں کو نئے ہندوستان کی تعمیر کے لیے تیار کرتے ہیں....اور بڑے ہوکر یہ بچے ملک کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اساتذہ ہی آپ کو زندگی کے اُتار چڑھاؤ اور نشیب وفراز سے آشنا کرتے ہیں، مشکلات سے کیسے نمٹا جائے آپ کو یہ بھی سکھاتے ہیں۔ آگے بڑھنے کا طریقہ اور سلیقہ دونوں سکھاتے ہیں۔ اس لیے ان کے کردار کی بڑی اہمیت ہے۔ 'یومِ اساتذہ' دراصل ملک کے دوسرے صدر جمہوریہ ڈاکٹر رادھا کرشنن کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ وہ اپنے زمانے کے بڑے قابل استاد تھے۔ ان کا لیکچر طلبا کو بہت پسند آتا تھا۔ طلبا کو سبق سمجھانے کے سبب ان کی دور دور تک شہرت تھی۔ ان کی یہ شہرت سات سمندر پار برطانیہ تک پہنچ گئی اور ۱۹۲۸ء میں انھیں دنیا کی عظیم دانش گاہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں فلسفہ پڑھانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ وہ پہلے ہندوستانی شخص تھے جنھیں آکسفورڈ جیسی شہرت یافتہ یونیورسٹی میں طلبا کو تعلیم دینے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ وہ بیسویں صدی کے بہت ممتاز مفکر اور صاحبِ علم شخصیت کے طور پر شہرت رکھتے تھے۔

۵؍ستمبر ۱۸۸۸ء ان کا یومِ پیدائش ہے۔ اسی لیے یہ تاریخ یومِ اساتذہ کے لیے مخصوص کردی گئی ہے۔ پورے ملک میں اس دن اساتذہ کو گلدستے اور تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے بہترین خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو انعامات پیش کیے جاتے ہیں۔ بعض اسکولوں میں بچوں کو استاد بھی بنایا جاتا ہے اور اساتذہ اپنی نگرانی میں انھیں سبق پڑھانے کی مشق بھی کراتے ہیں۔ آپ کے لیے یہ بہت اچھا موقع ہے۔ اس موقع پر آپ پڑھانا سیکھیے کہ جب آپ ایک استاد کی حیثیت سے کسی اسکول میں پڑھا رہے ہوں گے تو آپ کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے آپ کو تقریر کی مشق کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔ جس طرح بچوں کو سبق پڑھایا جاتا ہے، اسی طرح اپنی بات لوگوں کو سمجھائی جاتی ہے۔ اس سے اسٹیج پر آکر تقریر کرنے کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ آپ کے سیکھنے کا وقت ہے، جتنا بھی آپ سیکھ سکتے ہوں سیکھیں۔ اساتذہ تو ہر وقت آپ کی مدد کے لیے تیار ہی رہتے ہیں۔ تعلیمی اقدار جو بچپن میں ذہن نشیں ہوجاتی ہیں، ان کا اثر بعد میں بہت نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن کے تعلیمی سفر کا ان کی عملی زندگی پر بھی گہرا اثر تھا۔ وہ ہمیشہ اعلیٰ اقدار کی باتیں کیا کرتے تھے۔ وہ بڑے خوش اخلاق، وضع دار اور اعلیٰ حسِ مزاح رکھنے والے شخص تھے۔ مثلاً یونان کے صدر مملکت سے ان کا ایک مکالمہ بہت مشہور رہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے مہمان مکرم سے کہا کہ 'آپ پہلی باوقار شخصیت ہیں جو ایک دعوت پر ہندوستان تشریف لائے ہیں۔' آپ سے پہلے سکندر بغیر دعوت کے ہندوستان آئے تھے، اس طرح تعلق قائم کرنے پر مہمان مکرم خوب ہنسے تھے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ سکندر نے ہندوستان آکر پورس سے جنگ کی تھی اور کامیاب ہوا تھا۔ سکندر نے صرف بارہ سال کی جنگ میں دنیا کے بہت بڑے حصّے کو فتح کرلیا تھا۔

پیارے بچو! اپنے اساتذہ کے ساتھ مل کر یومِ اساتذہ منانے کی تیاری کیجیے اور اس شمارے پر اپنے تاثرات ہمیں لکھ کر بھیجیے۔ ہم انشاءاللہ آپ کے خطوط ضرور شاملِ اشاعت کریں گے۔

ادارہ